از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 7 مارچ، 1995

شیو داس و دیگراں

بنام

شریمتی دیوکی (فوت شدہ) بذریعہ قانونی نمائندے و دیگراں

[کے راماسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

ہندو قانون-جانشینی-ماں کا اپنے بیٹے کی جائیداد میں جانشین بننا-جائیداد بیٹی کے بیٹے یعنی پوتے کو تحفے میں دینا—حبہ اور اس کے بعد منتقلی کو چیلنج کرتے ہوئے دوسری بیٹی کی طرف سے دائر مقدمہ-قرار پایا: جانشینی بہنوں کے لیے کھل گئی اور چیلنج درست-حبہ نامہ اور منتقلی مقدمہ دائر کرنے والی بہن کو پابند نہ کرنے کے لیے، کیونکہ دونوں بہنیں مساوی حصہ کی حقدار ہیں۔

M کا انتقال ہو گیا اور اس کی ماں R کو کچھ جائیدادیں وراثت میں ملیں جو بعد میں اس نے اپنے پوتے اور اپنی دو بیٹیوں میں سے ایک کے بیٹے کو تحفے میں دیں۔ قریبی رشتہ داروں نے تحفے کو چیلنج کیا۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ پوتے کا قریبی رشتہ داروں پر ترجیحی دعوی ہے اور حبہ نامہ کی صداقت کو برقرار رکھا۔

اپیل گزاروں کی والدہ کا انتقال 1924 میں اور R کا انتقال 1960 میں ہوا۔ D، R کی دوسری بیٹی نے اس اعلان کے لیے مقدمہ دائر کیا کہ مذکورہ حبہ نامہ غلط اور غیر فعال تھا، نیز اپیل کنندہ کی طرف سے کی گئی علیحدگی بھی۔ اپیلٹ عدالت نے ڈگری کی تصدیق کی۔ دوسری اپیل عدالت عالیہ نے خارج کر دی تھی۔ اس لیے یہ اپیل۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ چونکہ 1960 میں R کی موت ہوئی، ہندو جانشینی ایکٹ، 1956 کی دفعہ 14 کے نفاذ کے ذریعے، وہ جائیدادوں کی مطلق مالک بن گئی؛ اور یہ کہ ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد وہ بلا وصیت کے مر گئی اپیل کنندہ اپنی والدہ کے درجہ 'A' وارث ہونے کے ناطے، وہ جائیداد میں آدھے حصے کا حقدار تھا۔

اپیل کو نمٹاتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ: R.1 صرف محدود مالک تھا اور صرف اپنی زندگی کے دوران جائیدادوں سے لطف اندوز ہونے کا حقدار ہے۔ لہٰذا، R کی جانب سے کسی کو بھی جائیداد کی منتقلی، حبہ یا وصیت کی گئی ہو، چاہے وہ اس کا پوتا ہی کیوں نہ ہو، وہ غلط، غیر مؤثر ہے اور اس کا اثر M کے واپسی کا مفاد رکھنے والے یا قانونی نمائندوں پر نہیں ہوتا۔ جانشینی 1923 میں اس وقت کھولی گئی جب M کی موت ہوئی۔ M کی دو بہنیں اپیل کنندہ، R کے پوتے کے درجے کے قریب تھیں۔ اگرچہ ڈویژن بینچ نے شیو داس بنام نند لال، اے آئی آر (1932) لاہور 361 میں اپیل کنندہ کے حقوق کو برقرار رکھا تھا، لیکن اس کا مدعاعلیہ کے حقوق پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے کیونکہ دونوں بہنیں اپنے بھائی M کی چھوڑی ہوئی جائیداد کی حقدار تھیں۔ پھر وہ دونوں مساوی حصے میں M کی جائیداد کے وارث ہونے کے حقدار ہیں۔ مدعاعلیہ اور اس کے قانونی نمائندے M کی طرف سے چھوڑی گئی آدھی جائیداد کے حقدار ہیں اور R کی طرف سے اس کی مرضی یا اپیل کنندہ یا کسی کے ذریعہ مشتق عنوان کے ذریعہ وصیت یا منتقلی کے ذریعے کی گئی علیحدگی غلط، غیر فعال ہیں اور جواب دہندگان کو پابند نہیں کرتے ہیں۔

2. ٹرائل کورٹ کی ڈگری کی تصدیق ہو جاتی ہے اور اسے فریقین کے حقوق کا اعلان کرنے والی ابتدائی ڈگری کے طور پر مانا جا سکتا ہے۔ اسے کی گئی درخواست پر، ٹرائل کورٹ حتمی ڈگری حاصل کرنے کے لیے اس معاملے میں مزید آگے بڑھے گی، اگر جواب دہندگان کے آدھے حصص سے زیادہ کی جائیدادیں الگ تھلگ ہو جاتی ہیں، تو جواب دہندگان اپنے حصص کے لیے مختص جائیدادوں کا قبضہ خریدار سے اپنے منافع کے ساتھ وصول کرنے کے حقدار ہوں گے۔ تاہم، جہاں تک ممکن ہو، الگ تھلگ جائیدادوں کو اپیل کنندہ کے حصص کے لیے ان کے آدھے حصص کی حد تک مختص کیا جانا چاہیے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 606، سال 1978۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے باقاعدہ دوسری اپیل نمبر 295، سال 1968 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے وی سی مہاجن اور مس ایس جنانی۔

جواب دہندگان کے لیے ایس ایم اشری۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے سنگل جج کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے جو آر ایس اے 68/295 تاریخ 14.2.78 میں دیا گیا تھا۔ یہ جائیداد ایک میلا رام کی ہے جس نے اپنے پیچھے اپنی ماں رادھا کو چھوڑا تھا۔ جائیداد متدعویہ مندرجہ ذیل پر مشتمل ہے:-

(a) شمال میں بندھا ہوا ایک پکا 2 اور 3 منزلہ مکان: جنوب میں ویر بھر سے پہلے ابنشی رام کی دکان: مشرق میں نانک سنگھ اور دیگران کا کھولا: مغرب میں نانک سنگھ کا گھر: کچا سربستا اور ہرنم سنگھ اور دیگران کا گھر جیسا کہ ABCDEFG کے خطوط کے ذریعے درج کردہ منصوبے میں دکھایا گیا ہے، جو گاؤں کاہنوان، تحصیل اور ضلع گرداس پور میں واقع ہے۔

(b) برآمدہ اور تھارا کے ساتھ ایک پکی دکان مندرجہ ذیل طور پر بند ہے:-

شمال: رستہ، مشرق: جناب ملک راج کی دکان جو پہلے موہن لال کی تھی، مغرب: حکم چند کی دکان جو شری درگا داس کی ہے، جو ABCD کے خطوط کے ذریعے یہاں درج کی گئی ہے، جو گاؤں کاہنواں تحصیل اور ضلع گورداسپور میں واقع ہے۔

(c) ایک پکا کی دکان شمال سے متصل ہے: جنوب میں تھارا کی عمارت: مشرق کی طرف راستہ: چھجو رام کی دکان جو پہلے نند لال، مغرب کی طرف: ست پال کی دکان اس سے پہلے بشن داس کی تحصیل اور ضلع گورداس پور کے گاؤں کاہنووان میں واقع تھی۔

(د) گاؤں چک یعقوب، تحصیل گرداسپور میں واقع، جمعبندی 1959-60 میں درج شدہ کھاتہ نمبرات 1،2،13،19،16،3،4،8،7،18،11،12،119،120،122،111،125،124، 123،116،117، کھتونی نمبرات 1،2،14،20،19،4،5،9،8،19،12،13،124،125، 127،116،130،129،128،121،122، رکٹ نمبر 19، قلعہ نمبرات 20/2، رکٹ نمبر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

40، قلعہ نمبرات 20، رکٹ ندارد، قلعہ نمبر 3/3، رکٹ نمبر 4، قلعہ نمبرات 17، 24، 25، رکٹ نمبر 20، قلعہ نمبرات 9/2، 12، رکٹ نمبر 31، قلعہ نمبرات 11/2، 12/1، 19/2، رکٹ نمبر 40، قلعہ نمبرات 22/2، 23/1، رکٹ نمبر 42، قلعہ نمبر 3/1، رکٹ نمبر 30، قلعہ نمبر 1/4، رکٹ نمبر 20، قلعہ نمبر 15/3، رکٹ نمبر 30، قلعہ نمبر 1/3، رکٹ نمبر 19، قلعہ نمبر 11/1، رکٹ نمبر 20، قلعہ نمبرات 15/4، رکٹ نمبر 30، قلعہ نمبرات 1/2، 11/2، 1/2، 3، رکٹ نمبر 17، قلعہ نمبرات 4/2، رکٹ نمبر 24، قلعہ نمبر 2/1، رکٹ نمبر 40، قلعہ نمبرات 19/3، 22/3، 42/2، رکٹ نمبر 41، قلعہ نمبر 6/2، رکٹ نمبر 20، قلعہ نمبرات 13/2، 14/1، 17/4، 18/4، رکٹ نمبر 20، قلعہ نمبر 13/1، اور خسرہ نمبرات 118، 1015، 430، 743، 881، یہ گاؤں چک یعقوب تحصیل گورداسپور میں واقع ہے جیسا کہ 1959-60 میں جمعبندی میں داخل ہوا تھا۔

(e) 27 کنال 9 مرلہ زمین کھاتہ نمبر 6، 18، کھتونی نمبر 12، 39 قلعہ نمبر 15، 16، 5، 6، جو گاؤں داؤوال، تحصیل اور ضلع گورداسپور میں واقع ہے جو 1959-60 میں جمعبندی میں داخل ہوئی تھی۔

رادھا نے 28 فروری 1922 کے ایک حبہ نامہ کے ذریعے جائیداد کی اشیاء 1، 2 اور 3 اپنے پوتے شیو داس کو حبہ میں دیں، جو یہاں اپیل کنندہ، درگا دیوی کا بیٹا، رادھا کی دو بیٹیوں میں سے ایک ہے۔ اسے وصیت نمائش D-2 کے ذریعے آئٹم نمبر 4 بھی دیا جاتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قریبی رشتہ داروں نے اس حبہ کو چیلنج کیا تھا جو شیو داس بنام نند لال، اے آئی آر (1932) لاہور 361 میں لاہور عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے کا موضوع تھا۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ رادھا کے پوتے کا قریبی رشتہ داروں پر ترجیحی دعوی تھا اور اس لیے پنجاب ایکٹ 2، سال 1929 کے عمل کے ذریعے اسے جائیداد کا حبہ جائز قرار دیا گیا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شیو داس کی والدہ کا انتقال 1924 میں ہوا۔ رادھا کا انتقال 21 دسمبر 1960 کو ہوا۔ رادھا کی دوسری بیٹی دیو کی دیوی نے 12 مارچ 1965 کو اعلان کے لیے مقدمہ دائر کیا کہ 28 فروری 1922 کا حبہ نامہ غلط اور غیر فعال تھا؛ اسی طرح شیو داس کی طرف سے کی گئی منتقلی بھی تھی، جس نے اسے پابند نہیں کیا۔ مقدمے کی سماعت کرنے والی عدالت نے 1967 میں اس مقدمے کو خارج کر دیا۔ اپیل پر، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے 3.2.68 کے فیصلے اور ڈگری کے ذریعے ٹرائل کورٹ کی ڈگری کی تصدیق کی اور اپیل کنندہ کے ساتھ ساتھ دیو کی دیوی کی بھی دونوں اپیلیں خارج کر دیں۔ دوسری اپیل خارج کر دی گئی۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

مدعاعلیہان کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل شری ایس ایم اشری نے ابتدائی اعتراض اٹھایا کہ دیو کی دیوی کے خلاف مقدمہ ختم ہو گیا ہے اور اس لیے اس بنیاد پر یہ اپیل خارج کر دی گئی تھی۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ اب ریکارڈ سے یہ واضح ہے کہ عدالت عالیہ نے 4.1.78 پر دوسری اپیل کی سماعت کی اور 14.2.78 پر فیصلہ سنایا۔ اسی دوران جنوری 1978 میں دیو کی دیوی کا انتقال ہو گیا۔ خصوصی اجازت کی درخواست اس عدالت میں 13.3.78 پر دائر کی گئی تھی۔ واحد سوال یہ ہو گا کہ آیا اپیل کو مناسب طریقے سے پیش کیا گیا تھا۔ اب یہ طے شدہ قانون ہے کہ جب فیصلہ سنائے جانے سے پہلے اپیل کی سماعت کے بعد فریقین میں سے کسی ایک کی موت ہو جاتی ہے، تو متاثرہ شخص کو متوفی اپیل کنندہ یا مدعاعلیہ کے قانونی نمائندوں کو ریکارڈ پر لانے کے لیے آرڈر 22 قاعدہ 3 یا 4 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت عدالت عالیہ میں درخواست دائر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، جیسا کہ معاملہ ہو۔ یہ کافی ہے کہ متوفی فریق کے قانونی نمائندوں کو متوفی مدعاعلیہ / اپیل کنندہ کی جائیداد کی نمائندگی کے لیے فیصلے کے خلاف دائر اپیل میں نامزد کیا جاتا ہے۔ اگرچہ اپیل گزاروں نے دیو کی دیوی کے قانونی نمائندوں کو فریق کے جواب دہندگان کے طور پر اپیل میں شامل نہیں کیا، چونکہ تسلیم شدہ طور پر، جواب دہندگان نے انہیں دیو کی دیوی کے وارث کے طور پر ریکارڈ پر لانے کے لیے اس عدالت میں درخواست دی تھی اور 6 اپریل 1979 کو درخواست کی اجازت دی گئی۔ اپیل دائر کرنے میں جو بھی ابتدائی نقص پیدا ہوا، وہ جواب دہندگان کے کہنے پر اس عدالت کے حکم سے ٹھیک ہو گیا۔ اس نظریے میں تخفیف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہذا، اپیل کو اس کیس کے حقائق اور حالات کے پس منظر میں درست طریقے سے پیش کیا گیا تھا۔

فاضل سینئر وکیل، شری وی کے مہاجن نے دعوی کیا ہے کہ چونکہ رادھا کی موت ہندو جانشینی ایکٹ، 1956 کی دفعہ 14 (مختصر طور پر، 'ایکٹ') کے عمل سے ہوئی، اس لیے وہ جائیدادوں کی مطلق مالک بن گئیں۔ ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد اس کی بلا وصیت موت ہو گئی، اپیل کنندہ شیو داس اپنی ماں کا درجہ 'A' وارث بن گیا ہے اور اس لیے وہ جائیداد میں آدھے حصص کا حقدار ہے۔ یہ دلیل مکمل طور پر درست نہیں ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ جب یہ قانون نافذ ہوا تو اس کی جائیداد پر قبضہ نہیں تھا۔ لہذا، ایکٹ کی دفعہ 14 (1) کو اپنی طرف متوجہ نہیں کیا گیا اور وہ مطلق مالک نہیں بنی۔ چونکہ وہ بے موت نہیں ہوئی تھی، اس لیے ایکٹ کی دفعہ 15 کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا۔

اہم سوال یہ ہے کہ کیا دیو کی دیوی رادھا کی طرف سے شیو داس کے حق میں کئے گئے ہبہ اور وصیت کو چیلنج کرنے کی حقدار ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ رادھا صرف محدود مالک ہے اور وہ صرف اپنی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

زندگی کے دوران جائیدادوں سے لطف اندوز ہونے کی حقدار ہے۔ لہذا، جائیداد کی کوئی بھی منتقلی یا حبہ یا رادھا کی طرف سے کسی کو یہاں تک کہ اپنے پوتے کو کی گئی وصیت، غلط، غیر فعال ہے اور واپسی کا مفاد رکھنے والے یا میلہ رام کے قانونی نمائندوں کو پابند نہیں کرتی ہے۔ جانشینی کا آغاز 1923 میں ہوا جب میلارام کا انتقال ہوا۔ درگا دیوی اور دیو کی دیوی میلارام کی بہن ہیں۔ لہذا، وہ رادھا کے پوتے شیو داس کے درجے کے قریب ہیں۔ اگرچہ ڈویژن بنچ نے شیو داس بنام نند لال (اوپر) میں شیو داس کے قریبی رشتہ داروں کے حقوق کو برقرار رکھا تھا، لیکن اس کا دیو کی دیوی کے حقوق پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے، کیونکہ درگا دیوی اور دیو کی دیوی اپنے بھائی میلارام کی چھوڑی ہوئی جائیداد کے حقدار ہیں۔ پھر وہ دونوں برابر حصے میں میلہ رام کی جائیداد کے جانشین ہونے کے حقدار ہیں۔ دیو کی دیوی اور اس کے قانونی نمائندے میلارام کی چھوڑی ہوئی آدھی جائیداد کے حقدار ہیں اور رادھا کی طرف سے اپنی مرضی سے کی گئی کوئی بھی علیحدگی یا شیو داس یا کسی کے ذریعہ مشتق عنوان سے حبہ یا منتقلی غلط، غیر فعال ہے اور اپیل میں دیو کی دیوی اور جواب دہندگان کو پابند نہیں کرتے ہیں۔

اس کے مطابق ٹرائل کورٹ کی ڈگری کی تصدیق کی جاتی ہے اور اسے فریقین کے حقوق کا اعلان کرنے والی ابتدائی ڈگری کے طور پر مانا جا سکتا ہے۔ اس کے پاس کی گئی درخواست پر، یہ حتمی ڈگری پاس کرنے کے لیے اس معاملے میں مزید آگے بڑھے گا۔ اگر جواب دہندگان کے آدھے حصص سے زیادہ کی جائیدادیں الگ تھلگ ہو جاتی ہیں، تو جواب دہندگان خریدار سے اپنے حصص کے لیے مختص جائیدادوں کی حیثیت وصول کرنے کے حقدار ہوں گے۔ تاہم، جہاں تک ممکن ہو، الگ تھلگ جائیدادوں کو اپیل کنندہ کے حصص کے لیے ان کے آدھے حصص کی حد تک مختص کیا جانا چاہیے۔

اپیل کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔ ان حالات میں فریقین کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اخراجات خود برداشت کریں۔

اپیل نمٹا دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document